

جعلی حدیث

<"xml encoding="UTF-8?>



حدیث موضوع یا جعلی حدیث اس روایت کو کہا جاتا ہے جسکی پیغمبر اکرمؐ اور امام معصومؐ کی طرف جھوٹی نسبت دی گئی ہو۔ حدیث موضوع کو حدیث مجموع یا جعلی حدیث بھی کہا جاتا ہے۔ فقہاء کے مطابق جعلی احادیث کا نقل کرنا اس شخص پر حرام ہے جسے جعلی ہونے کا علم ہے؛ مگر یہ کہ جعلی ہونے کے مصادق کو بیان کرنے کی خاطر ذکر کرے۔ حدیث موضوع، ضعیف احادیث کی اقسام میں سے ایک ہے؛ اس فرق کے ساتھ کہ حدیث موضوع کے علاوہ دیگر ضعیف احادیث کا نقل کرنا منع نہیں ہے۔ درایت کی کتابوں میں جعلی احادیث کی شناخت کے کچھ طریقے بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث کا مفہوم عقل، قرآن، سنت اور ضروریات مذہب کے مخالف ہونا ہے۔

بعض علماء نے جعلی احادیث کی جمع آوری کی غرض سے کتابیں لکھی ہیں۔ سید عبدالحسین شرف الدین کی کتاب ابوپیرہ، سید علی حسینی میلانی کی کتاب احادیث ساختگی (جعلی احادیث) اور شیخ محمد تقی شوشتاری کی کتاب الاخبار الدخلية شیعوں کی اس بارے میں لکھی گئی کتابوں میں سے ہیں۔

مفہوم‌شناسی

حدیث موضوع وہ روایت ہے جو جعلی احادیث گھڑنے والوں کی طرف سے بنائی گئی ہیں اور پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومینؐ کی طرف جھوٹی نسبت دی گئی ہے۔ ان احادیث کو موضوع حدیث، یا مجموع حدیث یا جعلی حدیث کہا جاتا ہے۔ [1] جعلی احادیث کو مختلف طریقوں سے جعل کیا جاتا تھا۔ جیسے پوری حدیث کا جعل کرنا، یا حدیث میں کچھ الفاظ اضافہ کرنا، کچھ الفاظ کم کرنا یا لفظ میں کوئی تحریف یا تبدیلی لے آنا [2]

جعلی احادیث کی کچھ مثالیں

پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی تاریخ بغداد نامی کتاب میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے کہ إِذَا رَأَيْتُمْ مُعاوِيَةً يُخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّهُ أَمِينٌ مَأْمُونٌ؛ جب کبھی معاویہ کو میرے منبر پر تقریر کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کی بات مان لو کیونکہ وہ امین اور قابل اطمینان ہے۔ [3] شیعہ رجالی عالم محمد تقی شوشتاری کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اصل میں إِذَا رَأَيْتُمْ مُعاوِيَةً يُخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ فَاقْتُلُوهُ؛ جب معاویہ کو میرے منبر پر تقریر کرتے دیکھو تو اسے قتل کرو، [4] تھی جس میں «فاقتلوه» (اسے قتل کرو) کو «فاقتلوه» (اس کی تائید کرو) سے تبدیل کیا ہے اور پھر «فإِنَّهُ أَمِينٌ مَأْمُونٌ»، کی عبارت بڑھا کر روایت میں تبدیلی نہیں آنے کے لئے شاہد لایا ہے۔ [5]

موضوع احادیث کی نشانیاں

علمائے رجال نے جعلی احادیث کو صحیح احادیث سے پہچاننے کی کچھ نشانیاں بیان کی ہیں؛ جن میں، حدیث گھڑنے والے کا حدیث جعلی ہونے پر اعتراف، جعلی ہونے پر ایسا قرینہ ہو جو جعلی ہونے پر دلالت کرے، جیسے حدیث کے الفاظ سست اور عام ہونا،^[6] اور حدیث کا ضروریات مذہب^[7] کے مخالف ہونا ہے۔

اسی طرح حدیث عقل، قرآن اور سنت کا اس طرح سے مخالف ہونا کہ جسکی تاویل نہ کی جاسکے اور ان کے ساتھ جمع بھی نہیں کیا جاسکے، اسی طرف کسی اہم موضوع کے بارے میں موجود روایت کا صرف ایک ہی راوی ہونا، جیسے انبیاءؐ سے ارث نہ ملنے والی روایت جس کا صرف ابوبکر راوی ہے، اسی طرح بعض اعمال کے ثواب یا عقاب کے بیان میں زیادہ روی کرنا، حدیث جعلی ہونے کی نشانیوں میں سے ہیں۔^[8] عبدالله مامقانی کا مقباس الہدایہ میں کہنا ہے کہ اسلام کے چہرے کو مخدوش کرنا، اور انحرافی تحریکوں کی تقویت دینا بھی حدیث جعلی ہونے کی دیگر علامات میں سے ایک ہے۔^[9]

رجالیوں کی تعبیرات

کہا گیا ہے کہ جعلی احادیث کی طرف اشارہ کرنے کے لئے علمائے رجال نے هذا حدیث موضوع (یہ موضوع حدیث ہے) موضوع الى النبی (پیغمبر کی طرف نسبت دی گئی حدیث)، هذا حدیث کذب (یہ حدیث جھوٹی ہے) و مکذوب علی رسول اللہ (رسول اللہ پر جھوٹ کی نسبت دی گئی ہے) جیسی تعبیروں سے استفادہ کیا ہے۔ اسی طرح حدیث جعل کرنے والوں کیلئے، اکذبُ الناس (لوگوں میں سب سے جھوٹا)، کان الوضعُ صناعتَه (جعل کرنا اس کا پیشہ تھا)، الکذبُ بضاعَتَه (اس کا سرمایہ جھوٹ ہے)، الیه ينتهي الکذب (جهوٹ اس پر پہنچ کر ختم ہوتی ہے)، منبع الوضع، (جعل کا منبع)، کان يضُعُ الحديث (بمیشہ حدیث گھاڑتا تھا)، دَجَال، متهم بالوضع (حدیث وضع کرنے پر متهم ہے)، معدن الکذب، (جهوٹ کا خزانہ)، جَبَلُ الکذب (جهوٹ کا پیہاڑ)، رکن الکذب (جهوٹ کی بنیاد)، جَرِّابُ الکذب (جهوٹ کی تھیلی)، منبع الکذب (جهوٹ کا سرچشمہ) و وَضَاعُ للحدیث من قِبْلَ نفْسِه (اپنی طرف سے حدیث جعل کرنے والا) کی تعبیرات استعمال کیا ہے۔^[10]

حدیث جعل کرنے کا مقصد

جعلی احادیث جعل کرنے کے علل و عوامل میں، ارباب اقتدار کے قرب کا حصول،^[11] تخریب اسلام اور منحرف فرقوں کی مدد^[12] کرنے کو ذکر کیا ہے۔ شہید ثانی نے غالیوں کو ایسی احادیث جعل کرنے والوں میں سے قرار دیا ہے۔^[13]

جعلی احادیث کا نقل حرام ہونا

حدیث، جعلی ہونے کو جانتے ہوئے بیان کرنا حرام ہے^[14] کیونکہ گناہ میں مدد کرنے، برائیاں پھیلانے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے زمرے میں آتا ہے،^[15] مگر یہ کہ ان احادیث کو جعلی احادیث کا مصدقہ بیان کرتے

ہوئے ذکر کرے۔ [16] ضعیف احادیث کی اقسام میں سب سے زیادہ بڑی قسم موضوع احادیث کی ہے، [17] اسی لئے ضعیف احادیث کی دوسری اقسام کے ساتھ فرق رکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ موضوع احادیث کا نقل کرنا بہی ممنوع ہے لیکن دوسری ضعیف روایات کو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [18]

آثار

بعض شیعہ اور سنی علماء نے جعلی احادیث کو جمع کیا ہے۔ اس بارے میں لکھی جانے والی شیعہ علماء کی بعض تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

ابوہریرہ، بقلم سید عبدالحسین شرف الدین (1290-1377ھ) اس کتاب میں ابوہریرہ کی چالیس احادیث کو جعلی قرار دیا ہے۔ [19]

احادیث ساختگی، بقلم سید علی حسینی میلانی۔ اس کتاب میں احادیث کو خلفا کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے۔ [20]

الآخْبَارُ الدَّخِيلَةُ بقلم شیخ محمد تقی شوشتاری (متوفی 1374 شمسی ہجری)۔ اس کتاب میں جعلی اور تحریف شدہ احادیث کے بعض موارد پر تحقیق ہوئی ہے۔

اہل سنت کی طرف سے جعلی احادیث کے بارے میں لکھی جانے والی کتابوں میں:

الموضوعات، تالیف ابن جوزی (متوفی 597ھ)، اللئالی المصنوعہ، تالیف، جلال الدین سیوطی (متوفی 911ھ)، الموضوعات الكبير، تالیف ملا على قاری بروی و احادیث السنن الاربعة الموضوعۃ بحکم الالبانی تحقيق محمد شومان رملی قابل ذکر ہیں۔

حوالہ جات

1. مامقانی، مقباس الہدایۃ، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص۲۹۲؛ شہید ثانی، شرح البدایۃ فی علم الدرایۃ، بیتا، ج۱، ص۱۵۵۔
2. رفیعی، درسنامہ وضع حدیث، ۱۳۸۲ش، ص۱۶۷-۱۷۲۔

- .3. بغدادي، تاريخ بغداد، دار الكتب العلمية، ج١، ص٢٧٥.
- .4. ملاحظه كرين: منقري، وقعة صفين، ١٣٨٢هـ، ج١، ص٢٦.
- .5. شوشترى، الأخبار الدخيلة، ١٣١٥هـ، ج١، ص٢٣٠-٢٣١.
- .6. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٣.
- .7. مدیرشانهچی، علم الحديث، ١٣٨١هـ، ج١، ص١٣٢-١٣١.
- .8. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٣؛ شهيد ثانى، شرح البداية في علم الدرایة، ب١ تا، ج١، ص١٥٥.
- .9. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٩.
- .10. رفيعى، درسناهه وضع حديث، ١٣٨٢هـ، ج١، ص٢٦٢-٢٦٥.
- .11. شهيد ثانى، الرعایه في علم الدرایة، ص١٥٢؛ مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٦.
- .12. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٩.
- .13. شهيد ثانى، الرعایه في علم الدرایة، ١٢٠٨هـ، ج١، ص١٦٠.
- .14. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٢-٢٩٣.
- .15. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٣٥.
- .16. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٣-٢٩٤؛ شهيد ثانى، شرح البداية في علم الدرایة، ب١ تا، ج١، ص١٥٥.
- .17. مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٢٩٢.
- .18. شهيد ثانى، شرح البداية في علم الدرایة، ب١ تا، ص١٥٥؛ مامقانى، مقباس الهدایة، ١٣٨٥هـ، ج١، ص٣٥.
- .19. ملاحظه كرين: شرف الدين، ابوهيره، ١٣١١هـ، ج١، ص١٦.
- .20. ملاحظه كرين: ميلاني، احاديث ساختگی، ١٣٨٩هـ، ص١٥.